تفسیر احمد

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «العادیات» کا تفسیر و ترجمه

تصنیف: امین الدین « سعیدي - سعید افغانی»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحیم

سورة القارعه

جزء (30)

یه سورت مکی هے اس کی «١١» آیتیں ہیں

وجه تسمیہ:

اس سورت کا نام لفظ قارعه سے شروع ہونے کی وجه سے جس کا معنی خوف وهراس ہے"قارعه" رکھاگیا، سورت کے نام کا اس کےمحور سے جس پر یه سورت چل رهی هے گهرا تعلق هے ، "قارعه" قیامت کے ناموں میں سے ایک هے، جیسے "الحاقه"،"الصّاخة"،"الغاشية" وغیره ، یه سوره بعد از سوره قریش نازل هوئی هے .

"قارعه" قَرَعَ یا قُرِعَ کے ماده سے هے ، بمعنی کھٹکھٹانے کے هے، "قارع" یعنی: ٹھوکنے والا، مِقرَع: یعنی : ہتھوڑا ، یا ٹھوکنے کا آله سے لیاگیاهے، اور یهاں "قارعه" سے مرا قیامت هے، کیونکه یه موجوده حالات کو اپنے آنے کی ساتھ کچل دے گی۔

سورة القارعه کا مرکزی نکته

اس مبارک سوره کی بنیادی اور عمومی توجه درحقیقت لوگوں کو اس هولناک واقعے سے آگاه کرنا ہے، اور انهیں بےحسی اور ذمه داری کی کوتاهی سے نجات دلاناہے، نیز قیامت کے مسئلے کے بارے میں ان کے نقطه نظرکی اصلاح کرناهے، لوگوں کو ان کے عقیدے کے مطابق تقسیم کرنا قیامت اور قیامت کے واقعات میں سے هے .

سوره کی آیات، الفاظ اور حروف کی تعداد

"سورة القارعه " مکی هے، اس میں ایک (1) رکوع، گیاره (11) آیتیں ، پینتیس (35) الفاظ ، ایک سو ساٹھ (160) حروف اور اٹھاسی (88) نقطے هیں۔

(قرآن کی سورتوں میں حروف کی تعداد میں علماء کی آراءمختلف ہیں، اس بحث کی تفصیل کے لیے تفسیر احمد سورة الطور ملاحظہ کریں)

سورة القارعه اور سورة العادیات کا ربط وتعلق

سورة العادیات کے آخر میں قیامت کی تفصیل بیان کی گئ هے، آیات "9 تا 11" لیکن سورة القارعه میں مجموعی طور پر قیامت کے دن اور اس کے کھڑکھڑا نے کے بارے میں بحث کی گئی هے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة القارعة کے مشتملات اور فضیلت

اس سورت کے موضوع، مشتملات اور ادبی اسلوب سے بخوبی معلوم ہوتاھے کہ یہ مکی دور کی ابتدائی سورتوں میں سے ایک ھے، اس سورت میں قیامت کے ابتدائی اور بعد کے مراحل کو مختصر مگر جامع الفاظ کے ساتھ اس طرح بیان کیا گیاھے کہ تمام ہیبت ناک مناظر دیکھنے والوں کے سامنے مجسم طور پر ظاھر ہوجاتے ہیں، قیامت کے دن کا ذکر "القارعه" کے نام سے کیا ھے، جب تمام چیزوں کا ریزہ ریزہ ھوجانا اور ان کے درمیان ٹکراؤ ایک خوفناک آواز کی صورت میں ھوگا، جس دن موجودہ نظام درھم برھم ھوجائے گا، اجرام فلکی اپنے مدارسے نکل کر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے، پھاڑ چلنے لگیں گے ، ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے، جیساکه خلا میں رنگین اون بکھری ہوئی ہے، خلا میں اور زمین پر موجود بڑے بڑے اجسام واجرام کے ٹکرانے کی خوفناک آواز ھرطرف گونج رھی ھوگی، اس دن لوگ تتلیوں یا چھوٹی ٹڈیوں کی طرح خوف اور ڈر کے مارے ھرطرف بکھرجائیں گے، پھر قیامت کے اگلے مرحلے کا نقشه کھینچ کر بتایا گیا کہ اس میں ھرایک کی تقدیر اس کے اعمال کے وزن کے مطابق طے ھوتی گی، اگر اس کا عمل با عزت ھوا، تو اس میں وزن ھوگا، اس میں معیار ھوا ، قیمتی ھوا ، تو وہ ایک مطمئن زندگی حاصل کرے گا، لیکن اگر اس کا عمل ھلکا، خالی، فضول بے مقصد ھوا تو جھنم کی تپتی ھوئی آگ اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور اس کے عمل کا بدله جھنم کا دھکتا گڑھا ھوگا۔

سورہ مبارکه قارعه قیامت کے تصادم کی خصوصیت کو یاد دلاتے ہوئے اس اھم حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ھے کہ قیامت کے وقوع پذیر ھونے کے ساتھ ھی دنیاوی نظاموں کے تمام روابط ٹوٹ کر او رجس طرح قدرت کا نظام ٹکرا جائے گا اور پھاڑ ریزہ ریزہ ھوجائیں گے اسی طرح انسانوں کا مربوط نظام بھی فنا ھوجائے گا۔

قیامت کے آنے پر دوسرا نظام قائم ھوگا، اس نئے نظام میں لوگوں کی قدرو منزلت کا تعین معاشرتی حیثیت اور معاشی دولت کی بنیاد پر نہیں کیا جائے گا ، بلکه لوگوں کو جانچنے کا واحد معیار ہرایک کا پاکیزہ عمل اور صحیح عقیدہ ھوگا، اس دن جس کی نیکیاں اس کے اعمال نامے میں بھاری ھوں گی اس کا انجام بھتر ھوگا، اور جس کے اعمال نامے میں نیک عمل نه ھوں تو دوزخ کے عذاب سے دچار ھونے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ نهیں ھوگا۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة القارعة کے پیغامات

1 - قیامت ، متکبر اور متکبرانه رویوں کو کچلنے والی ھے، "اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ"۔

2 - قیامت انسانی سوچ سے باھرھے، نبی کو بھی وحی الٰھی کے بغیر اس کا علم نھیں " وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ"۔

3 - قیامت انسان کے حیرت میں پڑنے اور بکھرنے کا دن ھے "كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ"۔

4 - جنت عمل کے بدلے دی جائے گی نه که خواہش اور آرزوپر "مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ. فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ"۔

5 - مکمل خوش وخرم زندگی قیامت کے لیے خاص ھے، کیونکه اس دنیا میں کامیابی کے ساتھ ساتھ بیماری۔ چوری، حسد، نقصان وغیره بھی ہوتے ہیں "عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ"۔

6 - زندگی سے مطمئن ھونا جنتی معاشرے کی نشانیوں میں سے ھے "فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ " -

7 - سزا اور انجام کی بنیادعمل ھے جسے انصاف کے ترازو میں تولا جائے گا ، "ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ، خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ"۔

سوره قارعه کی آیات مبارکه کی عمومی تقسیم

سورت کی پھلی تین آیات قیامت کے عظیم واقعه کی طرف اشاره کرتی ھیں، یعنی : وھی کھڑکھڑانے والی -

آیات " 4 اور 5" میں حالات اور پھاڑوں کی صورتحال بتائی گئی ہے -

آیت "6" سے سورت کے آخر تک قیامت پر ایمان اور عدم ایمان کے مطابق لوگوں کی تقسیم بتائی گئی ھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورة القارعة

اَلۡقَارِعَۃُ۱ۙ مَا الۡقَارِعَۃُ۲ۚ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَۃُ۳ؕ یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ۴ۙ
وَتَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ۵ؕ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ۶ۙ فَہُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ۷ؕ وَاَمَّا مَنۡ
خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُہٗ۸ۙ فَاُمُّہٗ ہَاوِیَۃٌ۹ؕ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا ہِیَہۡ۱۰ؕ نَارٌ حَامِیَۃٌ۱۱

سورت کا ترجمه

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	شروع کرتاهوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاهے
اَلۡقَارِعَۃُ۱ۙ	کھڑکھڑانےوالی
مَا الۡقَارِعَۃُ۲ۚ	کیا هے وه کھٹکھٹانے والی ؟ (بڑی آفت کیا اورکیسی هے؟)
وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَۃُ۳ؕ	تم کیا جانو وه بڑی آفت کیا هے اور کیسی هے
یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ۴ۙ	وه دن جب لوگ بکھرے هوئے پروانوں کی طرح هوجائیں گے
وَتَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ۵ؕ	اور پهاڑ رنگ برنگے دُهنکی هوئی اُون کی طرح هوجائیں گے
فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ۶ۙ	تو لیکن وه شخص جس کے پلڑے بھاری هوگئے
فَہُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ۷ؕ	تو وه خوشی کی زندگی میں هوگا
وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُہٗ۸ۙ	اور لیکن وه شخص جس کے پلڑے هلکے هوگئے
فَاُمُّہٗ ہَاوِیَۃٌ۹ؕ	اس کی جائے قرار گهری هاویه هوگی
وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا ہِیَہۡ۱۰ؕ	اور تمهیں کیا خبر که وه کیا چیز هے ؟
نَارٌ حَامِیَۃٌ۱۱	ایک بھڑکتی هوئی آگ

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورت کی تفسیر

محترم قارئین:
اس سورت کی مبارک آیات میں: قیامت کا خوف، اور انسان کی نیکی او ر بدی کا پیمانه جیسےموضوعات پر بحث کی گئی هے .

اَلْقَارِعَةُ۱○	کھڑکھڑانےوالی

"قَارِعَة" کھڑکھڑانے والی، مشکل اور بڑی آفت کو کهتے هیں (جس کا ذکر سوره رعد آیت : "31" میں هے) "اَلْقَارِعَةُ" قیامت کے ناموں میں سے ایک هے. یعنی : دلوں کو هلادینے والی اپنے خوف وهراس سے، یا الله کے دشمنوں کو کچلنے والے قیامت کے دن کے عذاب سے ، دلوں کو دہلانے والی قیامت کو "اَلْقَارِعَةُ " کها گیاهے، کیونکه یه اپنی وحشت کی وجه سے دلوں کو هلادے گی .

"اَلْقَارِعَةُ " قرع کے ماده سے ہے ، اس کا لفظی ترجمه: "ٹھوکنے والی" هے ، قرع کے معنی کسی چیز کو کسی چیز پر زور سے مارنے کے هیں، جس سے سخت آواز نکلے ، جس طرح که اس کی تعبیر سوره رعد آیت "31" میں آئی هے : "وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ۳۱○" ترجمه: اور کافروں پر همیشه ان کے اعمال کے بدلے مصیبت آتی رہے گی یا ان کے مکانات کے قریب نازل ہوتی رہے گی،یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آپہنچےبے شک خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

جن لوگوں نے کفر کیا هے ان پر ان کے کرتوتوں کی وجه سے کوئی نه کوئی آفت نازل هوتی رهتی هے، یا ان کے گھر کے قریب کهیں نازل هوتی هے، یه سلسله چلتارهے گا ، یهاں تک که الله تعالی کا وعده آن پورا هو، یقیناً الله اپنے وعدے کی خلاف ورزی نهیں کرتا".

اهل کفر اپنے کیے کی وجه سے مسلسل ایک کربناک آفت یا عذاب الٰهی سے دوچار رهیں گے، جیساکه هم نے ذکر کیا: اس مبارک آیت میں "قارعه" سے مراد ایک بڑی آفت ہے جو انسانوں کی حالت کو بگاڑدے گی ، اور ان کے حالات کو اس طرح کچل دے گی که وه دوباره وه خود کو منظم نهیں کرسکیں گے .

سوره حاقه میں یه تعبیر اس طرح بیان کی گئی هے : "اَلْحَاقَّةُ۱○مَا الْحَاقَّةُ۲○وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ۳○كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ۴○ " (سوره حاقه: 1 تا 4) "(دن) واقع

(c) ketabton.com: The Digital Library

هونے والی (قیامت) وه واقع هونے والی کیا هے؟ (قوم) ثمود اور (قوم) عاد نے اس کھڑ کھڑانے والی (قیامت)کو جھٹلایا" یهاں قارعه سے مراد وهی بڑی آفت هے ، ایک بڑی آفت جو ایسی صورت حال کی طرف لے جائے گی، جو انسانوں کے لیے سازگار نهیں هوگی۔
جیساکه هم نے ذکر کیا هے :"القارعه" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام هے، قیامت کا آغاز جو دنیا کو هلادے، اور اس کی خوف اور وحشت کفار، منافقوں اور مشرکوں کے دلوں کو لرزادے، بلاشبه اس قسم کا خوف و دهشت کافروں ، منافقوں ، مشرکوں اور بدکاروں کو گھیرلے گی، جبکه اهل ایمان خوش وخرم اور مصائب وآلام سے دور رهیں گے (اس کی تفصیل سورة البقره: 262 ، سوره مائده : 69 ، سوره یونس : 62 ، سوره زخرف : 68 ، سوره احقاف: 13، ملاحظه فرمائیں)۔

مَا الْقَارِعَةُ ۝٢	کیا هے وه کھٹکھٹانے والی ؟ (بڑی آفت کیا اورکیسی هے؟)

"ما" کیا هے؟ وه کیساهے؟ یه سوال اس کی عزت وتکریم کے لیے هے، یعنی یه سخت اور شدیدٹھونکنے والی کیا هے؟

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣	تم کیا جانو وه بڑی آفت کیا هے اور کیسی هے

یه تکرا ر خوف کی شدت اور قیامت کے دن دهشت کے بڑھنے پربهی تاکید کرتی هے، یعنی تم کیا جانوکه وه کھڑکھڑانے والی کتنی بڑی اور دهشت ناک هے؟ یعنی وه کھڑاکھڑانے والی اس سے بڑی هے که انسانی سمجھ اس تک پهنچ سکے اور اس کا ادراک کرے، اور اس کا تصور بهی کرے ، اس کے بعد خود هی اگلی آیات میں اس کی وضاحت کرتاهے:

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤	وه دن جب لوگ بکھرے هوئے پروانوں کی طرح هوجائیں گے

جس دن لوگ بکھرے هوئے پروانوں کی طرح ادهر اُدهر حیران و پریشان پهررهے هوں گے، "اَلْمَبْثُوْثِ" بکھرے هوئے ، "یوم " قیامت ، یه وه دور هوگا جو پهلی صور پهونکنے سے شروع هوگا ، اور لوگوں کے درمیان فیصلے پرختم هوجائے گا، "اَلْفَرَاش" پروانے، اسم جنس هے، ایسے پروانے مراد هیں جو آگ کی روشنی کے گرد پریشان گھومتے هیں ، جلتے هیں اور گرتے هیں، عرب کے لوگ، نادانی، الجھن اور کام کے انجام سے بے خبری پر تتلی یا پروانے کی مثال دیتے ہیں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"الْمَبْثُوثِ" پھیلے ہوئے ۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝٥	اور پھاڑ رنگ برنگے دُھنکی ہوئی اُون کی طرح ھوجائیں گے

"كَالْعِهْنِ " اُون ، دُھنی ہوئی اُون ، "الْمَنْفُوشِ" دھنی ہوئی ، یا دھنکی ہوئی اور گرد وغبار کی طرح ھوامیں بکھرے ہوئے ھوں گے، کیونکه وہ زور سے ھلیں گے اور اُکھڑجائیں گے، اور اپنی جگه سے دور جا گریں گے، یهاں تک قارعه یعنی قیامت کے پھلے مرحلے کا ذکر ھے، یعنی جب وہ عظیم اور کربناک واقعه پیش آئے گا جس کے نتیجے میں پورا نظام عالم درھم برھم ھوجائے گا تو لوگ اس طرح بھاگ کر منتشرھوجائیں گے جیسے که کیڑے مکوڑے اورپتنگے جو روشنی کی طرف آتے ہیں اور ھرطرف بکھرے ہوتے ہیں ، اور پھاڑ دُھنی ہوئی اُون کی طرح ھوا میں اڑجائیں گے ، پھاڑوں کو رنگین اون سے اس لیے تشبیه دی گئی ھے، کیونکه ان کے مختلف رنگ ھوتے ھیں، یه اس خوفناک دن یعنی : قیامت کے دن کی خصوصیات کی دوسری تفصیل ھے ۔

مفسرصاوی نے کھاھے که : انسان کی حالت کو پھاڑوں کے ساتھ اس لیے ذکر کیا تاکہ یہ بتائے کہ قارعہ مضبوط بڑے اور سخت پہاڑوں کو اس طرح متأثر کرے گا اگر چه وہ پھاڑ مکلف بھی نھیں ھیں ، لیکن وہ بکھرکر دُھنی ہوئی اُون کی طرح ھوں گے، تو پھر ایک کمزور انسان کی کیا حالت ہوگی ؟ (صاوی: 374/4)۔

پھر اس دن انسانوں کی حالت کا ذکر کیا جو دوقسموں میں تقسیم ھوں گے، ایک گروہ خوش نصیب، دوسرا گروہ بدبخت ، بدنصیب ۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝٦	تو لیکن وہ شخص جس کے پلڑے بھاری ھوگئے

"ثَقُلَتْ" بھاری ہوئے ، "مَوَازِيْنُهُ" جمع میزان، ترازو، اس کو جمع کی صورت میں ذکر کرنا اس کی تعظیم کے لیے ھے، یا جمع موزون، یعنی: انسانی اعمال کی وجہ سے، (مالاحظه فرمائیں: سورہ اعراف : 8) ۔

توجس شخص کی نیکیوں کے اعمال نامے اور ترازو بھاری ھوگئے، یعنی اس کی نیکیاں زیادہ ھوئیں تو اس کے اچھے اورنیک کاموں کو ترجیح دی جائے گے، کیونکه وہ پاکیزہ اور خوشی کا باعث ھیں، میزان یا ترازو کے بارے میں علماء کی تین آراء ھیں، اور تینوں نظریات درست او رتائید شدہ ھیں:

1 - قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کے صحیفے تولے جائیں گے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

2 - انسان خود هی ترازو میں تو لے جائیں گے۔
3 - قیامت کے دن انسان کے اعمال مجسم بنا کر تولے جائیں گے۔
یادر هے که: جزاء و سزا کی بنیاد انسانوں کا عمل هے، جس کو انصاف کے ترازو میں تولا جائے گا، "ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ" "خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ"۔
یہ آیت اور دیگر آیات قیامت کے پیمانے کے بارے میں بتاتی هیں که وہ میزان اور پیمانه حق هے، اهل السنه والجماعت کے صحیح عقیدے کے مطابق انسانی اعمال کو تولاجائے گا ۔

فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ○	تو وہ خوشی کی زندگی میں هوگا

"عِیۡشَةٍ" زندگی، "رَّاضِیَةٍ" راضی کرنے والی، یعنی: ایسی زندگی جس سے وہ راضی اور خوش هو، (ملاحظه هو: سوره حاقه 21) تو وہ اچھی زندگی میں هوگا، یعنی: وہ پاکیزہ اور باوقار زندگی میں، نعمتوں سے بھری جنت میں، صحیح جگه اور محفوظ مقام پر، صحت اور انسانیت کے مقام پرہوگا، خوشی وسکون اور مسرت والی زندگی بسرکرےگا ۔
"عِیۡشَةٍ" ایک ایسا لفظ سے جس میں جنت کی تمام نعمتیں شامل هیں، "راضی" رَضی کے ماده سے هے، اطمینان قلب کے بعد کی حالت کو رضایت کهتے هیں، اور ایسے شخص کو راضی کهاجاتاهے، قیامت کے دن هرکوئی اپنے حقوق پرمطمئن هوگا، اور هرکسی کو اپنے اعمال کے نتائج پرکوئی اعتراض نهیں هوگا، اهل جنت جسم، روح اور دل کے لحاظ سے خوشی، سکون او راطمینان میں هونگے، کوئی غم، غصه اور ناراضگی ان کو نهیں هوگی، بهت سے مفسرین نے کها هے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی سے راضی هوں گے ۔

وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ۙ○	اور لیکن وہ شخص جس کے پلڑے هلکے هوگئے

"خَفَّتۡ" هلکے هوئے، اس سے مراد نیکیوں کا هلکا هوناہے، یا نیکیوں کا برائیوں کے مقابلے میں کم هونا، یعنی : اس کے نیکیوں کا پلڑا نیکیوں کی کمی کی وجه سے وزن نه رکهتاهو، اور اس کے گناهوں کا بوجھ زیادہ ہو تو وہ رحمت سے دور هوگا، اور تباهی اس کا انتظار کررهی هوگی ۔
"خَفَّتۡ" ثَقُلَتۡ: کے مقابلے میں هے، خَفَّتۡ: یعنی: هلکا هونا، خفیف: هلکا، اس مبارک آیت کا یہی موضوع قرآن عظیم کی متعدد آیات میں مذکور هے، اگر

(c) ketabton.com: The Digital Library

هم آیات مبارکه کے مفهوم پر غور کریں تو اس آیت کا مفهوم همارے لیے بالکل واضح هوجائے گا ۔
سوره اعراف میں فرمایاگیا هے که:" اس دن حق کا وزن هوگا، پس جس کا پیمانه وزنی هوگا وهی نجات پانے والا هے، اور جس کا پیمانه هلکا هوگا، پس وهی هیں جو خود کو نقصان میں ڈالتے هیں" (اعراف : 98) اور سوره کهف میں هے : "کهه دے کیا هم تمهیں سب سے زیاده خسارے والے لوگوں کے بارے میں بتائیں؟ وه لوگ جن کی کوششیں دنیا کی زندگی میں ضائع هوگئیں اور وه سمجھتے هیں که وه اچھا کام کررهے هیں ، یهی لوگ هیں جنهوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا، تو ان کے اعمال ضائع هوگئے، سوهم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نهیں کریں گے" (کهف: 1-3 – 105)
اور سوره انبیاء میں فرماتا هے: "اور هم قیامت کے دن ایسے ترازو رکھیں گے جو عین انصاف کے هوں گے، پھر کسی شخص پر کچھ ظلم نه کیا جائے گا اور اگر رائی کے ایک دانے کے برابر عمل هوگا تو هم اسے لے آئیں گے اور هم حساب لینے والے کافی هیں (انبیاء: 47)-
ان آیات سے واضح هوتاهے که کفر اور انکا رحق اتنی بڑی بُرائی هے که یه لازمًا بدی کے پلڑے کو جھکادے گی، اور کافر کے کسی نیکی میں اتنا وزن نهیں هوگا که اس کی نیکیوں کے پلڑے کو وزنی کرکے جھکادے ، البته مؤمن کے پلڑے میں اس کے ایمان کا وزن بھی هوگا، پھر اس کے پاس موجود هر برائی کو برے اعمال کے پلڑے میں ڈال دیا جائے گا، اور اس کے بعد دیکھا جائے گا که اس کے نیکیوں کا پلڑا بھاری هے یا اس کی برائیوں کا ۔

فَأُمُّهُۥ هَاوِيَةٌ۝	اس کی جائے قرار گهری هاویه هوگی

"أُمُّهُ" اس کی ماں ، یهاں مراد ہے: اس کا ٹھکانه ۔

اس لیے اس کا ٹھکانه اور انجام جهنم کی آگ هے، اور وه اس کی تهه میں گرے گا، اسے ماں "امّ" کهاگیاهے، کیونکه ماں اپنے پریشان بچے کو پناه دیتی هے، جهنم کی آگ بھی ان مجرموں کو جگه دے گی، جیسے بچے اپنے ماؤں کی طرف پلٹتے هیں، وه بھی جهنم کی طرف جائیں گے، اور یه ان کو ماں کی طرح گود لے لیگی ، اس میں کوئی شک نهیں هے که: ماں تمام بچوں کے لیے پناه گاه هے، لیکن وهاں پر ماں جهنم ہے جوکه جهنمی لوگوں کے ایک گروه کی پناه گاه هوگی، "هَاوِيَةٌ" (هوی) سے بمعنی گرنے کے هے، اور دوزخ لوگوں کے گروهوں کی صورت میں گرنے

(c) ketabton.com: The Digital Library

کی جگه هے ۔
مفسرابوسعود فرماتے هیں: "هَاوِيَةٌ " جهنم کی آگ کے ناموں میں سے ایک نام هے، چونکه یه بهت گهری هے، اسی لیے اسے "هَاوِيَةٌ " کهاگیاهے: جهنمیوں کے اس میں گرنے کا دورانیه ستر(70) سال طویل هوگا (ابوسعود: 282/5)۔
قتاده نے کهاهے "أُمُّهُ هَاوِيَةٌ" یعنی : اس کا سر جهنم کے پاتال میں الٹاهوگا، لیکن پهلا قول واضح هے، "فَأُمُّهُ" (اُم) بمعنی ماں یا مرجع هے ، اس لیے "اُم" کو ماں کهاجاتاهے که بچے مختلف اوقات میں اس کی طرف پلٹتے هیں، وه ان کے لیے پناه گاه هے، لیکن یه "ام" کے لیے زیاده معنی رکهتاهے جب وه باپ کے ساتھ هوتاهے ، جب تک لڑکی کی شادی نه هوجائے وه اُم نهیں بن سکتی ؛ لهذا بیٹی کا ماں بننا ایک ایسی فضیلت هے جو الله تعالی اسے عطاکرتاهے ، جب وه بیٹی هوتی هے تو اسے صرف بیٹی هونے کا مقام حاصل هوتاهے، جب اس کی شادی هوتی هے تو وه بیٹی هونے کے ساتھ ساتھ بیوی بهی هے، اور اس کے علاوه ماں دادی نانی بهی بنتی هے، یعنی اسے مختلف عهدے ملتے جاتے، او رهرعهدے پر اس کا استحقاق هوتاهے ، اس استحقاق کےمطابق اس کی عزت او ربرڑھ جاتی هے، ماں کا مقام معین هے" أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ " (بخاری : 5971 اور مسلم : 2548) "مخلوقات میں سے سب سے زیاده حقدار اچهے سلوک کی باپ سے بهی زیاده" به هرحال "ام" یهاں بمعنی مرجع، پناه گاه اور سهارا کے هے ۔
اس آیت کی تفسیر میں علماء کی دورائے هیں:
1 - جهنم کی آگ اسے ماں کی طرح گلے لگائے گی ، گویا آگ اس کی ماں هے، اور وه همیشه آگ میں رهے گا (أمّه یعنی اس کی ماں) ۔
2 - اس کے گناهوں کی وجه سے اسے سر کے بل آگ میں پهینک دیا جائے گا (أمّه یعنی : سرکے اوپر کا حصه)۔

ایسے لوگوں کا ٹهکانه اور پناه گاه "هَاوِيَه" هے ، جس کا مطلب ہے گهری کهائی، اور وه جگه جهاں گِرے هوئے لوگ رهیں گے، وه لوگ جو ذاتی کرداراور مادی اور روحانی لحاظ سے گِرے هوئے هیں ، وه لازمی هاویه میں هوں گے، دنیا میں یه کهاجاسکتاهے که "هَاوِيَه" دنیا میں کمزور صورت میں موجود هے، وه لوگ جو ایمان اور اخلاق کے لحاظ سے پیچهے هیں،

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور اپنے پیچھے رهنے پر فخر کرتے هیں، یه لوگ "هَاوِيَه" میں هیں، اور اسی میں گرگئے هیں ۔

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ ۝۱۰	اور تمهیں کیا خبر که وه کیا چیز هے ؟

"مَاهِيَهۡ" (ما) استفهامیه اور (هی) ضمیر اور (ه) سکته سے مرکب هے (ملاحظه هو: سوره حاقه آیات: 19 ، 20، 25 ، 26 ، اور 29) استفهام خوفناک اور مشکل صورتحال کی وجه سے هے، یعنی خوف او ردهشت کو بھڑکا کریه تاثر پیدا کرناکه جهنم حد ادراک اور متعارف سے باهر هے اس طرح که انسان اس کی حقیقت کو نهیں سمجھ سکتا ۔

"مَاهِيَهۡ " اگر چه یهاں جهنم یا پاتال کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیاهے ، لیکن جو لوگ نیکی او راعمال صالحه کے لحاظ سے پسمانده هیں اور ان کے اعمال ناموں میں نیک اعمال درج نهیں هیں، تو وه دونوں معنی کے اعتبارسے گرے هوئے هیں، دنیا میں روحانی زوال اور آخرت میں مادی زوال ،اس لیے دونوں زوالوں کو "هَاوِيَه " سے تعبیر کیا جاسکتاہے۔

نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱	ایک بھڑکتی هوئی آگ

"حَامِيَةٌ " بهت زیاده گرم اور جلانے والی (ملاحظه هو: سوره غاشیه :4) یه بهت گرم، هرطرف پھیلی هوئی اور سخت بھڑکتی آگ هے، جس کا درجه حرارت معمول کی حد سے بڑھ چکاهے، (شدیدالحرارة) یه ایسی دهکتی اور بھڑکتی هوئی آگ هے، جس میں ذرا سا بھی رحم اور همدردی نهیں هے، اور یه ممکن نهیں هے که جو شخص اس میں داخل هوجائے تو اس سے بچ کر نکل جاسکے، جس کی گرمی دنیا کی آگ سے "70" گنا زیاده هے، انسان کا جسم اس آگ کوبرداشت کرنے کے لیے بدل جائے گا، اور هربارجلنے کے بعد، اس کی جگه دوسری کھال چڑھادی جائے گی تا که اسے دوباره عذاب دیا جائے ۔

"حَامِيَةٌ" گرم، حم کے اصل سے ہے ، یحم ، حمًّا وحمامًا بمعنی بهت زیاده گرم او رشدید حرارت کے هے، "ماءحمیم" کھولتا هوا پانی، "نارٌحمیم" بھڑکتی هوئی، بے انتهاگرم آگ، حدیث شریف میں هے که: " نار بنی آدم التی توقدون جزء من سبعین جزءا من نار جهنم...." (بنی آدم کی آگ جو تم جلاتے هو جهنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصه هے...)

(c) ketabton.com: The Digital Library

اسی طرح حدیث مبارکه میں هے که: " إن أهون أهل النار عذابا: من له نعلان، يغلي منها دماغه" (دوزخیوں میں سے سب سے هلکا عذاب والاشخص وه هوگا جس کے دونوں جوتے آگ کے هوں گے، ان سے اس کا دماغ کھولے گا).
(رب کریم همیں اپنے فضل وکرم سے اس سے محفوظ فرما)

قیامت اور اس کی نشانیاں:

قرآن کریم نے :1500" پندره سو سے زیاده آیتوں میں قیامت اور اس کی نشانیوں کے بارے میں تفصیلی بحث کی هے، اگر قیامت کے بارے میں مذکوره آیات کے مجموعے کی تشریح اور تجزیه کیا جائے تو ان آیات کو کئی قسموں میں تقسیم کیا جاسکتاهے:

پهلی قسم: ان لوگوں کے جواب سے متعلق هے جو مجموعی طور پر قیامت کا انکارکرتے هیں، ان آیات کی دوسری قسم ان لوگوں کا جواب هے جو قیامت واقع هونے کے بارے میں شک وشبه رکھتے هیں، اور حیرت سے پوچھتے هیں :که انسان جب مرجاتاهے اور اس کا جسم مٹی هوجاتاهے ، تو وه کیسے زنده هوگا ؟ اور اس کا گوشت ، چمڑا ، آنکھ اور بھویں وغیره.دوباره پهلی حالت میں کیسے آئیں گے، چنانچه رب ان کے جواب میں فرماتا هے: "قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔" (سوره یاسین 79) (کهدو که ، انهیں وهی زنده کرے گا جس نے پهلی مرتبه انهیں پیدا کیا تها) ان آیات کی تیسری قسم اهل جنت کو عطا کرده نعمتوں جیسے موضوعات سے متعلق بحث کرتی هے، جن میں جنت کی زندگی، حور وغلمان اور شهد کی نهریں هیں، اور اس دنیا کی تمام نعمتوں کے بارے میں بهی بحث کی گئی هے.
ان آیات کی چوتھی قسم میں خدا کے غضب اور جهنم کی آگ او رطوق، جهنمی لوگوں کی خوراک او ر راسته، ترازو اور عالم برزخ کی تصویر کشی کی گئی هے .

اسی طرح بعض آیات ایسی بهی هیں جو بالواسطه طور پر قیامت کے بارے میں تو بحث کرتی هیں لیکن قبر، عذاب، جنت اور جهنم کا براه راست ذکر نهیں کرتیں، جیسے : "فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔" ترجمه: "توجس نے ذره بھر نیکی کی هوگی وه اس کو دیکھ لے گا ، اور جس نے ذره برابر برائی کی هوگی وه اسے دیکھ لے گا ".

محترم قارئین:

قیامت کے دن اور اس کی نشانیوں اور علامات کے بارے میں بهت سی احادیث و روایات موجود هیں اور همارے رب نے اپنے نبیؐ کے ذریعه هم انسانوں کو قیامت کے دن کی علامات اور واقع هونے کے بارے میں آگاه

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیاهے، که جنهیں چهوٹی اور بڑی نشانیاں کہا جاتا ھے: ان میں سے چند احادیث کا زیل میں تذکره کیا جارہاہے: عمربن الخطاب رضی الله عنه سے مروی مشهور حدیث ہے کہ : "بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلاَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ رضى الله عنه: (الإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيهِ سَبِيلاً). قَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيمَانِ، قَالَ: (أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ). قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: (أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ). قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ). قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا، قَالَ: (أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ). ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيّاً ثُمَّ قَالَ: (يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: (فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ). رَوَاهُ مُسْلِمٌ). "

ترجمه: ایک دن هم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پا س بیٹھے هوئے تھے ، اتنے میں ایک شخص آیا، اس کے کپڑے بہت سفید اور بال بہت کالے تھے، اس پر سفر کے آثار بھی نہیں دکھائی دے رهے تھے، اور هم میں سے کوئی اسے جانتابھی نہیں تھا، وه رسول الله صلی الله وعلیه وسلم کے پاس آکر بیٹھا، اپنے گھٹنے کو آپؐ کے گھٹنے سے لگالیا اور اپنی ہتھلیاں آپؐ کے رانوں پر رکھیں، پھر کہا: اے محمد صلی الله علیه وسلم مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے ؟ رسو ل الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: اسلام یه هے که تم اس بات کی گواهی دو که الله تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نهیں اور محمد (صلی الله علیه وسلم) اس کے رسول هیں ، نماز قائم کرو ، زکاة ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر الله کے گھر تک جانے کی استطاعت هو، تو اس کا حج کرو، وه بولا: آپ نے سچ فرمایا، همیں اس پر تعجب هوا که آپؐ سے سوال کرتاهے اور پھر خود هی آپ کی تصدیق بھی کرتاهے، پھرکها: اے محمدؐ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے، آپؐ نے فرمایا: ایمان یه هے که تم الله پر، اس کے فرشتوں اس

(c) ketabton.com: The Digital Library

کی کتب، اس کے رسولوں، آخرت کے دن پر اور هراچھی و بری تقدیر پر ایمان لاؤ، وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا، پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ آپؐ نے فرمایا: الله کی عبادت اس طرح کرو، گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے، تو وہ تمھیں دیکھ رهاهے، وہ کهنے لگا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟ آپؐ نے فرمایا: جس سے سوال کیا جارهاهے، وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نهیں جانتا، اس نے کہا: اچھا تو مجھے اس کی نشانیاں بتائیے؟ آپؐ نے فرمایا: (نشانیاں یه هیں کہ) لونڈی اپنے مالک کو جنےگی، تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن ، مفلس اور بکریاں چرانے والے بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے، اس کے بعد وہ چلاگیا، میں کچھ دیر تک ٹھهرارها، پھر آپؐ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا : الله اور اس کے رسول زیادہ بهتر جانتے هیں، آپؐ نے فرمایا: وہ جبرئیل (علیه السلام) تھے، وہ تمهیں تمهارے دین کے معاملات سکھانے آئے تھے"۔

محترم قارئین کرام: قیامت کا وقت یا قیامت کب شروع ھوگی؟ کے بارے میں شریعت اسلامیه کا حکم ھے کہ قیامت کے وقت کو الله تعالی کے سوا کوئی نهیں جانتا، ارشاد باری تعالی ھے: "وَعِندَهُۥ عِلۡمُ ٱلسَّاعَةِ" (سوره زخرف: 58) یعنی: "اور قیامت کا علم اس کے پاس ھے"۔

البتہ قیامت کے قیام کی نشانیاں هیں، ان علامات کے ظهور کی بنیاد پر یه معلوم کیا جاسکتاھے کہ قیامت کا وقت قریب ھے، ان نشانیوں کو شرع کی اصطلاح میں "اشراط السّاعة" کا نام دیاگیاہے، جس کا مطلب ھے قیامت کی علامات اور نشانیاں جو اس کے قیام سے پهلے ظاهر هوں گی۔

علامات قیامت:

علماء کرام نے علامات قیامت تین حصوں میں تقسیم کی هیں، پهلاحصه: پهلے حصے میں وہ نشانیاں اور علامات شامل هیں جو اپنے اپنے دور کی نشانی اور علامات سے متعلق هیں کہ آئی اور ختم هوگئی ان میں سے۔

1 - ایک نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کی بعثت ھے۔

صحیحین میں ہے انس بن مالک رضی الله عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے هیں:" بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ.وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى (بخاري (6504)، وصحيح مسلم (2951)"۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

2 - چاند کا دو ٹکڑے ہوناھے، الله تعالی نے اپنی کتاب میں اس کی خبردی ھے، فرمایا ھے : " اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ۝" (سوره قمر:1) ترجمه: "قیامت قریب آپهنچي اور چاند شق هوگیا".

3 - مملکت حجاز میں آگ کا ظاهر هونا ، جس کی روشنی میں بُصری میں اونٹوں کی گردنیں نظرآئیں گے: شیخین ابوهریره سے روایت کرتے هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى " (بخاري (7118)، وصحیح مسلم (2902). ترجمه: "قیامت اس وقت تک قائم نه هوگی جب تک که ارض حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو (شام کے شهر) بصری میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی"

"بُصری" ایک مشهور شهر جو که موجوده سوریه میں واقع هے، جسے حوران کهاجاتاهے، دمشق کے قریب هے، (معجم البلدان : 441/1) اور (شرح نووی برصحیح مسلم : 30/18) اور (فتح الباری: 80/13)۔

یه آگ اسی طرح ظاهرهوئی جس طرح اطلاع رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سنه 654 عیسوی کے دوسرے جمعة المبارک میں دی تهی، جو که مدینه کے شرقی حصه میں ظاهر هوگئی، اور اس کی وجه سے آگ کی وادی بهه نکلی، وهاں کے لوگوں اور شام کے لوگوں نے اس کی روشنی کو دیکها اور بصری کے لوگوں نے اس کی روشنی میں اونٹ کی گردنیں دیکهیں، جس طرح بنی صلی الله علیه وسلم نے خبردی تهی ۔

دوسرا حصه:

دوسری قسم درمیانی علامات کی ہے، اور اس میں وه نشانیاں شامل هیں جو ظاهر هوئیں مگرختم نهیں هوئیں، بلکه زیاده هوئیں، اور بهت زیاده پهیل گئی هیں، که ان میں سے ایک یه که لونڈی نے اپنے آقاکو جنم دیا، اور آپ دیکھتے هیں که ضرورت مند، ننگے پاؤں لوگ اور چرواهے کثیر المنزله اور اونچی عمارتیں بنارہے هیں ، جیساکه حدیث جبریل میں هے که: انهوں نے کها: مجهے قیامت کے دن کے بارے میں خبر دیں، تو آپؐ نے فرمایا : "اس معاملے میں مسئول کو سائل سے زیاده علم نهیں هے" اس شخص نے کها: پس مجهے قیامت کی نشانیوں سے آگاه کردیں، فرمایا: لونڈی اپنے آقا کو جنم دیگی، اور ننگے پاؤں اور برهنه جسم والے مفلس، اور بهیڑ بکریاں چرانے والے چرواهوں کو دیکهو گے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے ۔

ان نشانیوں میں سے تیس (30) دجالوں کا ظاهرهونا ہے ان میں سے ہرایک نبوت کا دعوی کرے گا، جیساکه حدیث مبارکه میں حضرت ابوهریرہؓ سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

روایت ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا:"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ" بخاري (3609)".
ترجمه: " تیس کے قریب کذاب جھوٹے دجال ، مکار و دغا باز بھیجے جائینگے ، ان میں سے ھرشخص دعوی کرے گا کہ وہ الله کا رسول ھے".
سنن ابی داود اور ترمذی میں حضرت ثوبان ؓ روایت کرتے ھیں که رسو ل الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا:"وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي" سنن أبي داود (4252). ترجمه: " میری امت میں بهت بڑے جھوٹ بولنے والے تیس ھوں گے ، سب کے سب دعوی کرینگے کہ وہ الله کے نبی ھیں، حالانکه میں خاتم النبیین ھوں، میرے بعد کوئی نبی نهیں ھے".
ان نشانیوں میں سے ایک دریائے فرات میں سونے کے پھاڑ کا ظاھر ھونا جس کے لیے لوگ آپس میں لڑیں گے، ابو ھریره ؓ روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو" مسلم (2894)، بخاري (7119) " ترجمه:" قیامت اس وقت تک قائم نه ھوگی جب تک دریائے فرات میں سونے کا پھاڑ نه ظاھر ھوجائے، اور لوگ اس پر باھم جنگ کرنے لگیں، حتی که ھر سو میں سے ننانوے قتل ھوجائیں گے ، ان میں سے ھربنده کھے گا شاید میں زنده بچوں گا"،
یه وه علامات ھیں جن کے ظاھرھونے کی مدت زیاده دور نھیں .

قیامت کی بڑی نشانیاں جو ابھی تک ظاھر نھیں ھوئیں

قیامت کی وه عظیم نشانیاں جو ابھی تک نھیں آئی ھیں:
پھلی علامت: مھدی کا ظھور: مفسرین لکھتے ھیں که مھدی اھل بیت میں سے ایک آدمی ھوگا اور جب زمین ظلم وجبر سے بھری ھوئی ھوگی تو وه آکر اسے عدل وانصاف سے بھردے گا، ان کا نام پیغمبر صلی الله علیه وسلم کے نام کے موافق ، اور اس کے والد کا نام رسول الله صلی الله علیه وسلم کے والد کے نام کے موافق ھوگا (محمد بن عبد الله) .
ابوداود اور ترمذی عبدالله بن مسعو رضی الله عنه سے روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا» (سنن أبي داود 4 / 306 (4282) " ترجمه: "دنیا اس وقت تک ختم نھیں

(c) ketabton.com: The Digital Library

هوگی جب تک که میرے خاندان میں سے ایک شخص جس کا نام میرے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کی طرح ھے، زمین کو عدل وانصاف سے بھردے جس طرح وہ ظلم سے بھری هوئی تھی".

دوسری علامت: مسیح دجال کا ظهور:

مسیح دجال آدم کی اولا د میں سے ایک آدمی هوگا جو که آخری زمانے میں ظاهر هوگا، اس کی وجه سے بهت سارے لوگ فتنے سے دوچار هوجائیں گے ، الله تعالی اس کے هاتھوں بعض خارق العاده اعمال ظاهر فرمائے گا، وہ خدائی دعوی کرے گا، جس کا مؤمن آدمی پر کوئی اثر نهیں هوگا، مکه اور مدینه کے علاوہ تمام شهروں میں داخل هوگا، آگ اور جنت اس کے ساتھ ساتھ هوں گے، اس کی آگ جنت ، اور جنت آگ هوگی۔

صحیح احادیث سے اس کا خروج ثابت هے: ان میں سے عبد الله بن عمر وبن عاص کی روایت ہے ، جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کیا ہے: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ مسلم (2940). " ترجمه:" میری امت میں دجال نکل کر زمین پر چالیس تک رهے گا، مجھے نهیں معلوم که 40 دن یا 40 مهینے یا 40 سال ، تو الله تعالی عیسی بن مریم کو بهیجے گا جو عروه ابن مسعود جیسا هے، وہ دجال کو بلاکر هلاک کریں گے".

صحیحین میں عبد الله بن عمرؓ سے روایت هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم لوگوں کے بیچ میں کھڑے هوئے اور خدا کی ایسی تعریف کی جس کا وہ حقدار ہے، پھر دجال کا ذکر کرکے فرمایا: "إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ بخاري" (3057)، وصحيح مسلم (169). ترجمه: "میں تمهیں اس سے ڈراتاهوں، اور کوئی نبی ایسا نهیں آیا که اس نے اپنی قوم کو اس سے نه ڈرایا هو، ان میں سے نوح نے بھی اپنی قوم کو خبردار کیا، لیکن میں اس کے بارے میں وہ بات کهتاهوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نهیں کهی، دجال کانا هے، جبکه خدا ایسا نهیں هے".

تیسری علامت: عیسی علیه السلام کا نزول ، آسمان دنیا سے زمین پر

وہ زمین پر انصاف قائم کریں گے، صلیب کو توڑے گا، سورکو مارے گا، دجال کا بھی خاتمه کرے گا، جیساکه احادیث رسولؐ اس کی دلیل هیں: رب

(c) ketabton.com: The Digital Library

تعالی فرماتے ھیں: " وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ " (سورة الزخرف: 61) ترجمه: "اور وه دراصل قیامت کی ایک نشانی ھے)، مفسرین اس آیت سے عیسی علیه السلام کے نزول کے بارے میں استدلال کرتے ھیں، اور یه روایت ابن عباسؓ سے مروی ھے ، امام احمد اپنی مسند میں اس آیت کی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کرتے ھیں که وه فرماتے ھیں: "هو خروج عیسى ابن مریم علیه السلام قبل یوم القیامة"(المسند: 1 / 318.) (وه عیسی علیه السلام کا قیامت سے پهلے نزول ھے) جس طرح که صحیح احادیث سیدنا عیسی علیه السلام کے نزول پر دلالت کرتی ھیں، صحیحین میں حضرت ابو هریرهؓ سے روایت ھے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا عَادِلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا" بخاري (2222)، وصحيح مسلم (155) .

ترجمه: " اس ذات کی قسم جس کے هاتھ میں میری جان ھے ! یقینا قریب ھے که عیسی بن مریم علیه السلام تم میں اتریں ، انصاف کرنے والے حاکم هوں گے، پس وه صلیب کو توڑدیں گے ، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیه ختم کردیں گے اور مال کی فراوانی هوجائے گی حتی که کوئی اس کو قبول نه کرے گا".

چوتھی علامت اور نشانی : یأجوج و مأجوج کا ظاھرنا

یاجوج و ماجوج بهت هی زیاده تعداد میں هوں گے که کوئی انهیں نهیں مارسکےگا، کهاجاتاھے که یه یافث کے پوتوں میں سے ھیں جو نوح علیه السلام کی اولاد میں سے تھا، کتاب وسنت کے دلائل ان کے خروج پر دلالت کرتے ھیں: رب تعالی سوره انبیاء کی آیات :" 96 اور 97" میں فرماتے ھیں: " حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ**وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا " ترجمه: " یهاں تک که یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وه بلندی سے دوڑ رهے هوں، اور (قیامت کا) سچا وعده قریب آجائے تو ناگهاں کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی ره جائیں" .

شیخین زینب بنت حجشؓ سے روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم ایک دن خوف کی حالت میں اس گھر میں داخل هوئے اور فرمایا: " لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا"..) بخاري (3346)، و صحيح مسلم (2880). ترجمه:
الله کے سوا کوئی معبود نہیں هے ، ملک عرب میں اس برائی کی وجه سے بربادی آجائے گی جس کے دن قریب آنے کو هیں، آج یاجوج و ماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کردیاهے ، پھر رسول الله صلی الله علیه وسلم نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقه بنایا.."

پانچویں نشانی : کعبه کا انهدام اور اس کے زیورات کا چوری هونا

محدثین کعبه کے انهدام اور اس کے زیورات چوری هونے کے بارے میں لکھتے هیں : که حبشه کا ایک شخص باریک پنڈلی اور لمبی ٹانگوں والا کعبه کو ڈھاکر اس کے زیورات اپنے ساتھ لے جائے گا، ایک حدیث میں شیخین ابو هریره ؓ سے روایت کرتے هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيقَتَينِ مِنَ الْحَبَشَةِ"بخاري (1591)، و صحيح مسلم (2909). ترجمه:" کعبه کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا "
امام احمد صحیح سند کے ساتھ عبدالله بن عمرؓ سے روایت کرتے هیں که اس نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سناکه فرمایا: "يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيقَتَينِ مِنَ الْحَبَشَةِ وَيَسْلُبُهَا حِلْيَتَهَا وَيُجَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِهَا وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيهِ أُصَيلِعَ أُفَيدِعَ يضْرِبُ عَلَيهَا بِمِسْحَاتِهِ وَمِعْوَلِهِ" المسند: 2 / 220. ترجمه: " کعبه کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا ، اور وه اس سے زیب و زینت کو هٹادے گا ، جیسے اب میں اسے گنجے سر اور ٹیڑے جوڑ کے ساتھ کعبے کو بیلچے اور کٹھڑی سے مارتے هوئے دیکھ رهاهوں "

چھٹی علامت: دخان : یعنی دھواں

چٹھی علامت سے مراد ایک عظیم دھواں هے جوکه آسمان میں چھا جائے گا، اور لوگوں کوڈھانپ کر اپنی لپیٹ میں لے گا، قرآن عظیم فرماتے هیں:
"فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝١٠ يَّغْشَى النَّاسَ ۝ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١ " (سورة الدخان" 10 -11) ترجمه: "اچھا ، انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لیے هوئے آئے گا، اور وه لوگوں پر چھا جائے گا ، یه درد ناک سزا هے "-
اسی طرح حذیفه بن اسید سے ایک حدیث مروی هے که: "إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ" مسلم (2901) - ترجمه: " قیامت اس وقت تک نهیں آئے گی جب تک که د س نشانیاں ظاهر نه هوں ، جن میں : دجال، دھواں اور دابة الارض هے " -

(c) ketabton.com: The Digital Library

ساتویں نشانی: قرآن کریم کے حروف کا زمین سے آسمان کی طرف اٹھ جانا

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ساتویں نشانی قرآن کے حروف کا زمین سے آسمان پر اٹھنا ھے، قرآن کی جو آیتیں اور سورتیں مصحفوں میں لکھی ہوئی ہیں، یا انسان کے سینوں میں محفوظ ھیں کچھ بھی نھیں بچے گا، اس کی دلیل حذیفہؓ کی وہ حدیث ھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ھیں:" يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ... " (سنن ابن ماجه 2 / 1344) ترجمه: "اسلام ایساہی پرانا ہوجائے گاجیسے کپڑے کے نقش ونگار پرانے ہوجاتے ہیں، حتی کہ یہ جاننےوالے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ و زکاۃ کیا چیزہے ؟ اور کتاب اللہ ایک رات میں ایسی غائب ہوجائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہ جائے گی---"

آٹھویں علامت : سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

سورج کا مغرب سے طلوع ہونے کے بارے میں قرآن مجید فرماتا ھے:"يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا۝ " (سورة الانعام : 158) ترجمه: "جس روز تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں ہوگا یا اپنے ایمان (کی حالت) میں نیک عمل نہیں کئے ہونگے" .

متعدد مفسرین کی رائے ھے که اس آیت میں رب تعالی کی بعض آیات سے مراد سورج کا مغرب سے نکلناھے۔

طبری اس آیت کے بارے میں مفسرین کے اقوال ذکر کرنے کے بعد کہتے ھیں: "(وأولى الأقوال بالصواب في ذلك ما تظاهرت به الأخبار عن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمِ أنه قال ذلك حين تطلع الشمس من مغربها) "(تفسیر ابن جرید: جلد 8/ 97).

ترجمه: "اس سلسلے میں سب سے اولی اور درست وہ خبریں ھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بارے میں ھیں" .

شیخین ابوھریرہؓ سے روایت کرتے ھیں که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا

(c) ketabton.com: The Digital Library

أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا" بخاري (4636)، و مسلم (157). ترجمه: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، جب لوگ اسے دیکھیں گے سب کے سب ایمان لے آئیں گے، اس وقت جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہیں کمائی تھی ہے تو اس کا ایمان اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا "۔

نویں نشانی : زمین سے دابة الارض کا ظھور

وہ ایک عظیم مخلوق ھے، جس کی لمبائی ساٹھ ذراع اور اس کے ھاتھ ، پاؤں ، اور بال والے (جس کے جسم اور چھرے پر گھنے بال) ھوں گے ، اور کھتے ھیں که اس کی تخلیق بھی دوسرے جانوروں کی طرح ھے، قرآن وسنت نے قیامت کے واقع ھونے سے پهلے اس کی دلیل دی ھے ، الله تعالی فرماتے ھیں: "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۝ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝٨٢ " (سوره نمل: 82) ترجمه: " اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آپہنچے گا تو ہم ان کے لیے جانور زمین سے نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے"

ابوھریره رضی الله عنه نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کیا ھے که آپؐ فرمایا: "ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ" مسلم (158). ترجمه: "تین چیزیں ھیں جب ان کا ظهور هوجائے گا، تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نه کی تھی، اس کا ایمان لانا فائده نه دے گا، (1) سورج کا مغرب سے طلوع ھونا ، (2) دجال کا ظھور (3) اور دابة الارض (زمین سے ایک عجیب الخلقت) کا نکلنا ۔

امام احمد ابو امامه رضی الله عنه سے روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيرَ فَيَقُولُ مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهُ فَيَقُولُ اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَّمِينَ" (المسند: 5 / 268) ترجمه:دابة الارض نکلے گا اور لوگوں کی ناک پر نشان لگائے گا ، یہاں تک که ان کی تعدداد اتنی بڑھ جائےگی که ایک شخص اونٹ خریدےگا، اس سے پوچھیں گے که یه اونٹ کس سے خریدا ہے؟ وه جواب میں کہے گا : ان نشان والوں میں سے ایک سے (جس کی ناک پر دابة الارض نے نشان

(c) ketabton.com: The Digital Library

لگایاہے) .

دسوین نشانی اور علامت: ایک بڑی آگ کا ظهور

یه آگ عدن (ایک بندرگا ه یمن میں) لگے گی، اور لوگوں کو ان کے اجتماع گاه کی طرف هانگ کہ لے جائے گی، یه قیامت کی آخری نشانی هے، اس نشانی کی دلیل حذیفه بن اسید کی حدیث جو پهلے گذرچکی هے، جو مسلم نے روایت کی هے که پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں: "وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ" مسلم (2901). ترجمه: " اور اس کی آخری (نشانی) آگ ہوگی جو یمن سے نکلے گی لوگوں کو محشر کی جانب ہانک کہ لے جائے گی ".

حذیفهؓ کی ایک اور روایت میں آیا هے که : " وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ " ترجمه: "ایک آگ عدن کے کنویں سے ظاہر ہوگی جو لوگوں کو ہانک کہ لے جائے گی".

یه سب سے بڑی نشانیاں تهیں جو قیامت کے وقوع سے پهلے ظاهر هوں گی ، جب نشانیاں آئیں گی تو الله تعالی کے حکم کے مطابق قیامت قائم هوگی، اور روایت هے که یه نشانیاں ریڑھ کی هڈی کے مهروں کی طرح یکے بعد دیگرے آئیں گی، جب ان میں سے کوئی ایک ظاهر هوجائے تو اس کی پیچهے دوسری ظاهر هوگی .

طبرانی "اوسط" میں ابوهریره ؓسے انهوں نے بنی کریم صلی الله علیه وسلم سے روایت کیا هے که آپ نے فرمایا:" خروج الآيات بعضها على إثر بعض،يتتابعن كما تتابع الخرز في النظام" (المعجم الوسيط: 5 / 148، (4283)) .

قیامت کی حتمی تاریخ پوشیده رکهنے کی حکمت

بعض مرتبہ دل میں خیال آسکتاہے که قیامت کے وقوع کا زمانه معین نه کرنے کی وجه کیا هے، اس میں کونسی حکمت پوشیده هے، جس کی تاریخ هم انسانوں کو معلوم نهیں هے، اس سوال کے جواب میں مفسرین نے کهاهے که قیامت کے آنے کی صحیح تاریخ کو چهپانا انسانی نفس کی اصلاح کے لیے ضروری هے.

قیامت کی صحیح تاریخ پوشیده هے یه ایک اهم معامله هے که انسان کو اس کے وقوع پذیر هونے کا یقین هو، لیکن وه یه نهیں جانتا که یه قیامت کس لمحے اس پر آکر اس کو گهیر لے گی، اس طرح انسان کو اپنے انتظار میں رکهے گی.

تفسیر "فی ظلال القرآن" کے مصنف اس بارے میں لکهتے هیں: مجهول اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

نا معلوم انسان کی زندگی اور اس کی نفسیاتی ساخت میں ایک لازمی عنصر اور عامل ھے، اس لیے انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ زندگی میں ان کے ایسی مجھول بھی ھو که اس کے انتظار میں وہ بیٹھے رھیں، اور اگر انسان کو سب کچھ مل جائے، تو اس کا یہ ہوگا که اس کی چستی ، خوش مزاجی ، جدوجھد اور کوشش رک جائے گی، تو اس کی زندگی پستی اور جمود سے دچار ھوجائے گی .

جی ھاں! انسان مجھولات کے پیچھے چلتے ھیں، مجھولات کی وجہ سے وہ محتاط رہتے ھیں، اور احتیاط سے کا م لیتے ہیں، وہ پر امید ھوکر تجربات کرتے رہتے ہیں، اور سیکھتے ھیں، اپنی طاقت اور ھنر اور اپنے آس پاس کی دنیا کے رازوں کو دریافت کرتے ھیں، دلوں اور احساسات کو قابو میں رکھنا ، نامعلوم اور وعدہ شدہ قیامت ان کو طغیان اور سرکشی سے بچاتی ھے .

وہ نھیں جانتے که قیامت کونسے دن اور کونسی تاریخ کو وقوع پذیر ھوگی، اس لیے وہ مسلسل اس کے وقوع کے انتظار میں ھیں، اور مستقل اس کے لیے تیار ھوتے ھیں، چنانچہ قیامت کا مجھول ھونا ان لوگوں کے لیے مثبت نتائج لاتا ھے ، جن کی فطرت سالم اور سیدھی ھو، لیکن جن کی طبعیت بگڑجاتی ھے ، اور خواھشات کی اطاعت کرتے ھیں، و ہ غفلت اور جھالت میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اور آخر کار تباھی کے گڑھے میں جاگرتے ھیں.

(قیامت کا دن "تفسیر فی ضلال القرآن " جمع و اعداد احمد فائز صفحه 98) .

قیامت کے واقع ھونے کی پیشین گوئی

لوگ قیامت کے آنے کے بارے میں کثرت سے سوال کرتے ھیں، اور اکثروبیشتر نبی کریم صلی الله علیه وسلم سے بھی پوچھتے تھے ، تو اس سوال کا جواب رب تعالی کی طرف سے اس طرح آیاہے " يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ۝" (سورة الاحزاب: 63) ، "يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ" (النازعات: 42- 44)

رب تعالی نے یہ علم کسی مقرب فرشتے اور کسی نبی مرسل کو نھیں دیاھے، اس لیے نبی صلی الله علیه وسلم نے قیامت کے وقوع سے متعلق جبرئیل کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا: "اس مسئلے میں مسئول سائل سے زیادہ باخبر نھیں ھے" اس بنا پر کوئی بھی گفتگو اس معاملے میں اور ھروہ بات اس پر که قیامت فلاں سال وقوع پذیر ھوگی، رب پر ایک قسم کا جھوٹ باندھنا ھے، اور جو لوگ اس میدان میں نظریه سازی اور بحث کرنے میں مصروف ھیں وہ در اصل قرآنی طریقه اور پیغمبرانه کردار کی مخالفت کرتے ھیں ، الله و رسول لوگوں کو ایسی چیزوں کو ترک کرنے کی ھدایت کرتے ھیں،

(c) ketabton.com: The Digital Library

خدا اور رسول انسان کو ایسے دن کے لیے ایمان اور عمل صالح کے ساتھ تیار رھنے کی دعوت دیتے ھیں اوربس ۔
جو لوگ اس با رے میں با ت کرتے ہیں یا اس کی متعین معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو کیا لوگ سو چتے ہیں کہ جس چیز کو رسولﷺ اور جبرائیل ؑ نہیں جا ن سکے، اسے یہ لوگ جا ن جائیں گے، جو لوگ سلیم الفطرت ہیں اور خدا کی با توں کو سنتے ہیں، ان کو اس با ت سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور قیامت کے وقوع پذیر ہونے کی تاریخ متعین کرنے سے دست بردار ہونا چاہیے، اور ہم بھی ان کو خیر خواہی سے مشورہ دیتے ہیں ، ہمیں اس مسئلے پر اتنی ہی بحث کرنی چاہیے جتنی نبیﷺ ،صحابہ کرام اور بزرگان دین نے کی ہے، اگر قیامت کے وقوع کی تاریخ جا ننے میں بشریت کا کوئ فائدہ اور نفع ہوتا تو یقیناً اللہ تعالٰی انسان کو اس سے با خبر رکھتا، لیکن اللہ تعالٰی نےاس علم کو انسانوں سے ان مصلحتوں کی بنا پر چھپا رکھاہے جو انسانوں کے لیے اللہ کے مدنظر ہیں ۔
اقتدا کرنے والوں کو اپنے پیشرؤوں کی پیروی کرنی چاہیے اور ان کے حالات سے سبق سیکھنا چاہیے،
بعض اسلاف نے اس تنا ظرمیں بحث کی ہے ،اور قیامت کے وقوع ہونے کی نشانیاں بیان کی ہیں،ان کی طرف سے وقت مقررہ آچکا ہے، لیکن کوئی بھی حادثہ اب تک وقوع پذیرنہیں ہوا،ان حضرات میں علامہ طبریؒ ہیں، اللہ تعالی ان کی بخشش فرما دے، علامہ طبری نے بعض نصوص سے یہ فہم لیا کہ دنیا بعثت نبوی کے پندرہ سو سال بعد اختتام پذیر ہوگی، (مقدمہ ابن خلدون ۰۹۱۸) اور اب طبری کی آخری تاریخ کو تقریبا ایک ہزار سال گزر چکے ہیں،لیکن ابھی تک ان کی پشین گوئی پوری نہیں ہو ئی ، ان حضرات میں سے ایک علامہ سیو طی بھی ہے، وہ اپنی کتاب (الکشف) میں لکھتےہیں کہ قیامت پانچویں صدی کے شروع میں نبوت کے پہلے ہزار سال کے بعد قائم ہوگی، اور اب اس تاریخ کو بھی کئی سال گزرچکے ہیں جو انہوں نے متعین کیے تھے، لیکن قیامت قائم نہیں ہوئی، حتی کہ اس کی بہت سی نشانیاں اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں، (لوامع انوار البهية :66/2)۔
سہیل نے سورتوں کے شرو ع میں تکرار کو ہٹا کر حروف مقطعات کو جمع کیا اور (ابجد) کے جملے کے حساب سے کئی سو سال پہلے سے قیامت تک کے وقت کا تعین کیا (مقدمہ ابن خلدون:۰۹۱)۔
بنی آدم میں بہت سے لوگوں نے اس معا ملے پر تبصرہ کیا ہے اور بغیر دلیل کے غلط راہ پر چل پڑے، یہ تمام نظریات تخمینے اور اندازے ہیں اور ان میں کوئی صداقت نہیں ہے، اس با رے میں میرے پاس آخری اطلاع یہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہے کہ ڈاکٹر بھائي نامی ایک شخص نے سورتوں کے شرو ع سے ریاضی کے اعداد دو شمار جو حروف مقطعات سے لیے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ :قیامت سال (۱۸۱۰) ہجری میں واقع ہو گی ، لیکن اس نظریہ کے بے بنیاد ہونے کے لیے میں یہ ضرور کہوں گا کہ اندازے اور وقت مقرر کرنے کی غلطیاں ثابت ہوچکی ہیں، ان سب نے یہی رویہ اختیار کیا تھا ، ان میں صرف نشانی اور معین مدت کے بیان میں اختلاف ہے، اس لیے جو بھی حساب غلط معیار کی بنیاد پر ہوگا،وہ بالاآخر غلط نکلے گا ۔

علامہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے قیامت کی تاریخ پر تبصرہ کرنے والوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے قیامت کی تاریخ کے بارے میں بات کی وہ اس شخص کی طرح ہیں جس نے (الدر المنظم فی معرفة الاعظم)نا می کتاب لکھی اور دس دلائل بیان کرتے ہوئے قیامت قائم ہونے کی درست تا ر یخ کی طرف اشارہ کیا ہے، یا جنہوں نے حرو ف مقطعات یا ابجد کی بنیاد پر بات کی ہے یا جس نے (عنقاءمغرب) کی بارے میں لب کشائی کی ہے ، یہ سب اگرچہ اپنے پیروکاروں کے نزدیک قدر اور اعتبار رکھتے ہیں، لیکن ان میں سے اکثرغلط اور جھوٹے ہیں ، اور متعدد دلائل سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انہوں نے بغیر دلیل کی با ت کی ہے اور کرتے ہیں، اگرچہ وہ کشف، اسرار و رموز کی پہچان کا دعوی رکھتے ہیں، ہم نے کہا اکثر ان کے ، کیونکہ ان میں سے بعض غلطی سے اس بحث میں داخل ہو گئے تھے، دوسروں کو گمراہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے، جیسے:طبری اور سیوطی ، خدا تعالّی فرماتا ہے :" قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝۳۳"

(سوره العمران:۳۳) ترجمہ: "اے نبیؐ ان سے کهو که میرے رب نے جو چیزیں حرام کی هیں وہ تو یه هیں : بے شرمی کے کام خواہ کھلے هوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کے لیے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو کہ وہ حقیقت میں اس نے فرمائی ہے کہ نہیں " ۔

یقینا قیامت کی تا ریخ جاننے کا دعوی بغیر علم کے دعوی ہے (مجموع الفتاوی ،شیخ الاسلام:342/4)

قیامت اور شب و روز کی بے برکتی کی نشانی

امام بخاری حدیث نمبر ۱۰۳۶ میں ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

(c) ketabton.com: The Digital Library

"لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ" ترجمہ: "قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جا ئے گا، اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جا ئے ، اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں ، اور ہرج کی کثرت ہو جا ئے، (ہرج) سے مرادقتل ہے، اور تمہارے درمیان قتل اور مال و دولت کی اتنی کثرت ہو گی کہ وہ ابل پڑے گی".

اور امام احمد نمبر (۱۰۲۶)میں ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فر ما یا "لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَيَكُونَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ" ترجمہ: "قیامت قائم نہ ھوگی یہاں تک کہ زمانہ کی مسافت قریب ھوجائے گی، یہاں تک کہ سال مہینے کے اور مہینہ مثل ھفتہ کے اور ھفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ھوجائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگے اور جلد بھڑک کر ختم ھوجائے (یعنی: بہت جلد جلد وقت گزرے گا".

(اس کی اسنادصحیح مسلم کی شرط پر ہے ،البانی نے صحیح الجامع میں نمبر ۷۴۳۲ اسے صحیح کہا ہے)

مذکو رہ بالا دونوں احا دیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے زمانے کا نزدیک ہونا ہے ، علماء زمانے کی قربت کے معنی میں اختلاف رکھتے ہیں ، اور اس بارے میں بہت سارے اقوال ہیں ، ان میں سے بہترین قول یہ ہے کہ: وہ زمانے کی نزدیکی کو حسی اور معنوی نزدیکی پر لے جا تے ہیں۔

روحانی نزدیکی

رو حانی نزدیکی کا مطلب یہ ہے کہ برکت ختم ہوجائے، اور یہ آنے والے وقتوں میں واقع ہوگا ،اس قول کو قاضی عیاض نو وی اور حافظ ابن حجرنے اختیار کیا ہے .

امام نو ویؒ کہتے ہیں : دن کے چھوٹے ہونے کا مطلب اس میں برکت کا نہ ہو نا ہے ، مثال کے طور پر دن گذر جا تا ہے لیکن اس سے ایک گھنٹے کے مقدار کا فا ئدہ اٹھا جاتاہے۔

حا فظ کہتے ہیں : سچی با ت یہ ہے کہ اس کا مطلب ہر چیز اور یہا ں تک کہ وقت سے بھی بر کت کا ختم ہو نا ہے کہ جو قیامت کے قریب ہو نے کی نشانیوں میں سے ایک ہے، روحانی قربت سے مراد دور دراز مقامات کے درمیان رابطے کی آسانی اور ان فاصلوں کے درمیان سفر کی رفتار اور تیزی بھی ہوسکتی ہے اسے بھی زمانے کی نزدیکی کیا جاسکتاہے، یہ کہنا مبالغہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

آرائی نہیں ہے کہ ما ضی میں جو فا صلے کئی مہینوں میں طے ہوتے تھے وہ اب چند گھنٹوں میں ہوجاتے ہیں ۔
شیخ بن با ز فتح الباری کی تعلیق (522/2) میں کہتے ہیں کہ : جس نزدیکی کا حدیث میں ذکر ہے اس سے مراد شہروں اور براعظموں کے در میان کی مسافت اور نزدیکی ہے جو ہوا ئی جہاز وں، گاڑیوں اور دیگر وہ تمام چیزیں جو اس طرح کی بنا ئی گئی ہیں ، ان کی وجہ سے کمی آئی ہے ۔

حسی نزدیکی:

حسی نزدیکی سے مراد یہ ہے کہ زمانے کا مختصر ہونا محسوس کیا جا تا ہے ، رات اور دن کے گھنٹے تیزی سے گزر جاتے ہیں ، ایسا لگتاہے کہ ان گھنٹوں کے گزرنے میں کوئی فاصلہ ہی نہیں، اس واقعے کا رونما ہونا کوئی غیر ممکن چیز نہیں ہے، اس کی تائید کے لیے دجال کے زمانے کی طرف دیکھا جا سکتا ہے کہ اس کے زمانے میں ایک دن ، سال، مہینے اور ہفتے کی طرف لمبا ہوگا، تو جس طرح دن لمبے ہوسکتے ہیں اسی طرح چھوٹے بھی ہو سکتے ہیں، کہ وہ دنیا کے نظم و نظام میں اختلاف اور دنیا کے خاتمے کی وجہ سے ہوگا ۔
حافظ"الفتح" میں ابن جمرہ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا : زمانے کے نزدیک ہونے سے مراد جو حدیث میں ہے : "لاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهرِ" اس کے چھوٹے ہو نے کی طرف اشارہ ہے ، اس بنا پر چھوٹے ہونے کو حسی ہونا چا ہیے ، البتہ اس سے روحانی معنی بھی لیا جا سکتا ہے، لیکن حسی میں فاصلہ مراد نہیں ہوتا، اور شاید یہ ان چیزوں میں سے ہے جو قیامت کے قریب ہونے کی علامت ہے ، لیکن روحانی نقطہ نظر سے اس سے وقت اور فاصلہ مراد ہو تا ہے،کہ دین کے علم رکھنے والے اس کو جانتے ہیں،اور دنیا والے اگر سمجھدار اور عقل مند ہیں تو وہ بھی جان لیں گے، کہ وہ پہلےکی طرح بڑے بڑے کام انجام نہیں دے سکتے ، اس کی وجہ سے وہ شک و شبہ میں پڑجا تے ہیں، لیکن اس کی وجوہات کا ا دراک نہیں کر سکتے ، شاید اس کی وجہ ایمان کا ضعیف ہونا ہے کہ یہ حد سے زیادہ خلاف شرع کا م کرتے ہیں ، اور اس سے سخت تر اور بد تر وہ خوراک اور کھانےہیں کہ جن کے حرام ہونے میں کوئی شک و تر دد نہیں ہو تا ، اور اکثر لوگ اس کے حلال یا حرام ہونے کی پرواہ نہیں کرتے ، بلکہ اپنی تمام تر کوششیں کو اسے حاصل کرنے کے لیے بروئے کار لاتے ہیں ، اور اپنی عقل سے کام نہیں لیتے، اس بحث کا نتیجہ اور ما حصل یہ ہے کہ زما نہ ، رزق و روزی، اور خوراک میں برکت مظبوط ایمان، خدا کے احکا م کی پیروی اور اس کے نو اہی سے دوری اختیار کرنے میں ہے ، اس دعوی کی دلیل اللہ تعالی کا

(c) ketabton.com: The Digital Library

فرمان ہے :"وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ"
ترجمہ: "اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقوی اختیا ر کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے" ۔
سیوطی نے الحاوی للفتاوی میں(۱/۴۳) مذکورہ حدیث کے معنی میں کہا ہے کہ:" کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد حسی صورت میں چھوٹا ہونا ہے،یعنی: رات اور دن کے اوقات قیامت کے قریب مختصر کر دیےجائیں گے،اور روحانی طور پر بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا مطلب ہے وقت کا تیزی سے گزرنا اور ہر چیز سے برکت کا ختم ہونا ، حتی کے زمانے سے بھی برکت ختم ہوجائے گی..اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ، واللہ اعلم.
ان تینوں اقوال میں: برکت کا ختم ہونا، رابطے کی سہولت او رحسی صورت میں قریب ہونا، کوئی تعارض نهیں هے، اور یه که حدیث ان سب کی طرف اشاره کرتی هے اس پر بھی کوئی مانع نهیں هے ۔
ایک قول یہ بھی ہے کہ: خطابی نے کہا هے که: اس سے مراد زندگی سے لطف اندوز هوناهے ، حافظ نے اس سے نقل کیا هے که وه کهتاهے: وه چاهتاهے که اس سے مهدی ؒکا خروج مراد هے – والله اعلم- جب زمین پر حق ظاهرهوگا، انصاف کا بول بالا هوگا، اور لوگ زندگی سے لطف اندوز هوں گے، مگر اس کی مدت مختصر هوگی ، لوگوں کی خوشی کے دن تهوڑے عرصے میں گذرجاتے هیں، اوراگر یه لمبا عرصه تک رهے هیں تو ناگوار هوجاتے هیں، نتیجتًا اس کی مدت کم هوتی هے، پهر حافظ کهتے هیں که : میں کهتاهوں که خطابی نے جو کچھ ذکر کیا اس میں وه تأویل کی طرف گئے هے، کیونکه زمانے میں نقصان نهیں هوگا، ورنه حدیث کی ضمانت دینے والا اسے همارے زمانے میں وجود میں لاتا، نتیجتًا هم اس حدیث سے وقت کی کمی کے بجائے ، دنوں کا تیزی سے گذرنا سمجھتے ہیں، کیونکه همار ا زمانه ماقبل کے زمانے سے کوئی فرق نهیں رکھتا، اس حدیث سے مرادیہ نہیں ہے زندگی سے لطف اٹھایا جائے گا، بلکہ درست یه هے که زندگی سے برکات کا ختم هوجائیں گے، ابن بطال کهتاهے: اس سے مراد عبادت کی کمی کی وجه سے لوگوں کی عمروں کا نزدیک هوناهے، یهاں تک که گناهوں او رفسق وفجور کے غلبه کی وجه سے اور فاسد انسانوں کے بکثرت ظاهر هونے کی وجه سے کوئی بھی نهیں هوگا که امر بالمعروف اور نهی عن المنکر کا فریضه انجادم دے ۔ (ملاحظه فرمائیں: فتح الباری : 13/ 21) شرح حدیث رقم : 7061)(إتحاف الجماعة للتويجری(497/1)،
(السنن الواردة فی الفتن وغوائلها والساعة وأشراطها)لأبي عمرو عثمان الدانی تحقيق د/رضاء الله

(c) ketabton.com: The Digital Library

المبارکفوری.(أشراط الساعة)للوابل (صفحه 120)
یه تأویل حدیث کی ظاهر کے خلاف هے، اور یه جمله بنی صلی الله وعلیه وسلم کی دوسری حدیث کی روشنی میں رد کیاجاتاهے، " السَّاعَةُ حَتَّی یتَقَارَبَ الزَّمَانُ،فَتَکُونَ السَّنَةُ کَالشَّهْرِ..الخ"الخ اس کی ظاهر سے یه مفهوم هوتاهے که اس سے مراد زمانے کا نزدیک هونا هے نه که لوگو ں کی عمر کا.

صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library